استاذ محترم مولانا عطاء الرحمٰن شہیدؒ کی

چند یادیں........چند باتیں

مولانا محمد سفیان بلند، فاضل جامعہ ہذا

کیا عجب حادثہ ہے؟ کیسا دلخراش سانحہ ہے؟ جس استاذ محترم کی زیارت دلوں کو جلا بخشتی، ان کی گفتگو روح کو تروتازہ رکھتی، آج ہم ان کی برکات وانوارات سے محروم ہوگئے۔ میرے محبوب استاذ محترم حضرت مولانا عطاء الرحمٰن شہیدؒ ۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ بمطابق ۲۰ اپریل ۲۰۱۲ء بروز جمعہ بعد نماز عصر کراچی سے اسلام آباد جانے والی بھوجا ائیر لائن کے حادثہ میں شہادت کا رتبہ پاکر اس دار فانی سے دار باقی کو روانہ ہوگئے، إنا للہ وإنا إلیہ راجعون۔

حضرت استاذ محترمؒ سے مجھے آٹھ سالہ درس نظامی کے زمانے میں شرح ملا جامی ۱۹۹۹ء میں ہدایہ شریف ۲۰۰۰ء میں اور تفسیر بیضاوی شریف ۲۰۰۲ء میں پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ طالب علمی کے دور سے ہی آپؒ کی ذات سے جو فائدہ میسر آیا، وہ میرے لئے گرانقدر سرمایہ ہے، فراغت کے بعد بھی برابر آپؒ سے ہر ملاقات میں محبت ودعا اور استفادہ کا سلسلہ جاری رہا۔ الحمد للہ! اللہ نے محض اپنے فضل وکرم سے بندہ کو یہ توفیق بخشی کہ دورانِ تعلیم تمام اساتذہ کے ملفوظات ونصائح کو پابندی سے قلم بند کرتا رہا۔ آپؒ سے مختلف موقعوں پر بہت قیمتی نصائح اور مفید مشورے بھی ملے، سردست اس مضمون میں زمانہ طالب علمی کے مرتب کردہ چند ملفوظات پیش خدمت ہیں، جن کی تازگی اور حسن آج بھی اسی طرح برقرار ہے، جیسا کہ آپؒ کی زندگی میں تھا۔

علمی واصلاحی ملفوظات:

۱......ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس ذات سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں مسلمان بنایا، بہترین مذہب یعنی فقہ حنفی کی نعمت سے نوازا اور بہترین مسلک یعنی مسلک اہل سنت والجماعت دیوبند سے منسلک فرمایا، الحمد للہ! اس کے عقائد واحکام، مسائل وفروعات واضح، روشن، مفید اور سب سے

زیادہ صحیح ہیں، بخلاف دوسرے مسالک کے کہ ان کے پاس چند مخصوص مسائل ہیں۔

۲......آج جو یاد کرلوگے وہ بعد میں کام آئے گا، بعد میں ذمہ داریاں اور مسائل کی کثرت کی وجہ سے کچھ یاد نہیں کر سکتے۔

۳......انگریزی تعلیم بری چیز نہیں، بلکہ انگریزی تہذیب بری چیز ہے، اگر کسی بزرگ نے جوش میں آ کر کہا ہے تو اس کی وجہ یہ ہوگی کہ انگریزی تعلیم، انگریزی تہذیب لاتی ہے، اس وجہ سے وہ منع کرتے ہیں۔

۴......جو بات استاذ سے سنی، وہ ہمیشہ یاد رہتی ہے، اگرچہ جتنی شروحات اور کتب کا مطالعہ کرلیا جائے، کیونکہ اصل تو استاذ کی صحبت کا اثر ہے۔

۵......عربوں میں سات قبائل تھے، اہل حجاز، اہل یمن، ہوازن، ثقیف، عقیل، طئ، بنوتمیم اور قرآن کریم ان سات کی قرأت پر نازل ہوا ہے۔

۶......کسی بھی مسئلہ کی بنیاد مثال پر نہیں ہوتی، مثال کے غلط ہونے سے مسئلہ کی صحت میں کوئی فرق نہیں پڑتا، لیکن استشہاد کے غلط ہوجانے سے مسئلہ کی بنیاد خراب ہوجاتی ہے، لہذا صحیح استشہاد کا ہونا لازمی شرط ہے۔

۷......اللہ تعالیٰ نے آپ سب کو اونچا مقام دیا ہے، جو آدمی دین کا کام کرے، اللہ تعالیٰ اس کو اونچا مقام دیتے ہیں، لیکن اگر ہم دین کو اس لئے پڑھ رہے ہیں کہ یہ ہمارا پیشہ ہو، فراغت کے بعد امامت کریں، پڑھائیں اور کچھ نہ ملا تو ناظرہ پڑھا کر کمائیں تو سمجھ لو ہم دین اس وجہ سے نہیں پڑھ رہے۔

۸......استاذ کو طلبہ سے یہ کبھی نہ کہنا چاہئے کہ فلاں کتاب مشکل ہے، کیونکہ طلبہ کی نفسیات یہ ہے کہ اگر ان کو کہہ دیا جائے کہ فلاں کتاب مشکل ہے تو ان کی ہمت کم ہوجاتی ہے اور جن کی ہمت کم ہوتی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ اس فن اور کتاب کے پڑھنے والے لوگ اور طلبہ الگ ہیں۔ مشکل کچھ نہیں، ذراسی ہمت کی بات ہے۔

۹......میں کہا کرتا ہوں کہ بنات کا درس نظامی کورس ۴ سال کی بجائے ۱۶ سال ہونا چاہئے، کیونکہ جب کاملین فی العقل طلبہ کا کورس ۸ سال کا ہے تو ناقصات فی العقل طالبات کے لئے دوگنا یعنی ۱۶ سال کا ہونا چاہئے، مگر یہاں تو بنات کو ۴ سال میں فارغ کردیتے ہیں۔

۱۰......ڈاکخانہ کا نظام حضرت امیر معاویہؓ کے زمانے میں رائج ہوا، آپؓ نے مختلف راستوں پر ٹھہرنے کے لئے آرامگاہیں اور اسٹیشن بنوائے جن کو برید کہا جاتا تھا، برید، برد سے ہے بمعنی ٹھنڈا ہونا، یہاں آ کر لوگ آرام کرتے تھے۔

۱۱...... هجد بمعنی نوم یعنی نیند اور تهجد بمعنی ترک النوم یعنی نیند کا ترک کرنا، راتوں کو نیند کا ترک کرنا اللہ کو بہت پسند ہے، رات کو آپ تہجد کا اہتمام کیا کرو۔

۱۲...... حضرت امام مبردؒ کا تکیہ کلام تھا۔''برد اللّٰہ من بردنی ''یعنی جو مجھے ٹھنڈک پہنچائے اللہ اسے ٹھنڈک پہنچا، اس وجہ سے ان کا نام مبّرد پڑ گیا، لفظ مبرد کو بکسر الراء و بفتح الراء دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

۱۳...... علم ٹھوس اور راسخ ہو تو دین کے جس شعبے میں جاؤ گے اللہ تعالیٰ کام لے گا اور اگر ٹھوس نہ ہوا تو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

۱۴...... فرقۂ معتزلہ کی ابتداء تابعین کے دور میں ہوئی، یہ فرقہ شریعت کی ہر بات کو عقل سے پرکھتا تھا، اس کے بانی واصل بن عطاء اور عمر بن عبید دو ساتھی تھے، جو حضرت حسن بصریؒ کے شاگرد تھے، انہوں نے استاذ سے اختلاف کیا اور ان کو چھوڑ دیا تو اس پر حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ''اعتزلا عنا''یعنی یہ دونوں ہم سے الگ ہوگئے، اس کے بعد ان کا نام معتزلہ پڑ گیا۔

۱۵...... علم بلاغت کی اصطلاحات یاد کرنے کے لئے آسان اور مفید کتاب''دروس البلاغة''ہے، اس کا مطالعہ مختصر المعانی پڑھنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

۱۶...... آج ہم دین کو اپنے تابع کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ دین کو ہماری ضرورت نہیں، دین تو ساری زندگی کا نام ہے۔ لوگوں نے پردہ کو صرف عدت میں لازم سمجھ لیا ہے، جبکہ عورت کو پردہ ساری زندگی کرنا چاہئے۔

۱۷...... اگر کوئی مرد دعویٰ کرے کہ سامنے سے آنے والی عورت کے متعلق میرے دل میں کچھ نہیں اور عورت بھی دعویٰ کرے تو یہ''فیما بینهما وبین الله ''تو ہوگا، مگر قانون اسلامی اس کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ آپس میں ملیں، بلکہ اس پر مؤاخذہ ہوگا، اپنی نگاہوں کو پست رکھیں، ویلڈنگ والے کو دیکھیں کہ کس طرح اپنے کام میں لگن دوسری طرف نہیں دیکھتا۔

۱۸...... ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں، ہم تو کسی کی دعا سے پار ہو جائیں گے، ہمارے لئے دعا کرو، دعا میں بخل نہ کرو، حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ فرماتے تھے کہ:''او میاں بخیل! اگر تمہاری جیب سے ایک روپیہ چائے کے لئے نہیں نکلتا تو دعا ہی کرلیا کرو کہ اس میں تو پیسہ بھی نہیں لگتا''۔

۱۹...... نماز سے قبل تحری لازمی ہے، یہ نہیں کہ بغیر تحری کے جہاں چاہا منہ کرکے نماز پڑھ لی، بلکہ تحری کرے، بعض لوگ بس یا اسٹیشن میں بغیر قبلہ معلوم کئے نماز پڑھ لیتے ہیں اور آیت''فَأَیْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ''پڑھتے ہیں، یہ بالکل غلط ہے۔

۲۰...... تکبیر تحریمہ سے مراد یہ ہے کہ جو چیزیں نماز سے باہر حلال تھیں، اب وہ حرام

ہوگئیں، اب صرف اللہ کے حضور کھڑے ہیں، یہاں تو ایسا حال ہوتا ہے کہ نماز میں بھی دنیاوی خیالات آتے ہیں۔

۲۱...... ہر ایک کے سوال کا جواب نہ دیا جائے، کیونکہ اس کا فائدہ نہیں، بعض اوقات لوگ ایسے سوالات کرتے ہیں کہ ان کے جواب دیتے ہوئے شرم آتی ہے، کیونکہ ان کا اعتراض براہ راست قرآن وحدیث پر ہوتا ہے، اس کے جواب دینے سے ان کے ایمان کا خطرہ بھی رہتا ہے۔

۲۲...... آج کل لوگوں میں استخارے نکلوانے کی عادت ہے، دور دراز علاقے میں جاتے ہیں کہ فلاں سے استخارہ نکلوانا ہے، بعض علاقوں میں تو اس کے بورڈ لگے ہوئے ہیں۔ آپ کے پاس استخارہ کی دعا موجود ہے، جس کو ضرورت ہو بتلائیں اور وہ خود استخارہ کرے، استخارہ میں خواب وغیرہ کا دیکھنا حدیث سے ثابت نہیں، البتہ بزرگوں نے بتلایا ہے، لیکن ہر ایک تعبیر کا ماہر نہیں، استخارہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قلبی رجحان پر اشارہ ہوتا ہے۔

۲۳...... لوگوں کو سورۂ فاتحہ کے ذریعے شفا مل جانے پر اتنا یقین نہیں، جتنا عام وظائف کا یقین ہے، حالانکہ سورۂ فاتحہ میں موت کے سوا تمام بیماریوں سے شفا ہے، کسی کو بتلاؤ تو کہتا کہ کوئی اور وظیفہ بتلاؤ، ایسوں کو وظائف پورے کرنے کا شوق ہوتا ہے، نمازیں قضا کر دیتے ہیں، ایک صاحب قرضوں میں جکڑے ہوئے تھے، میں نے ان کو حضور ﷺ کی دعا سکھائی: ''**اللّٰھم اکفنی بحلالک عن حرامک وأغننی بفضلک عمن سواک**'' تو مجھے بزبانِ حال یوں دیکھنے لگے کہ یہ تو کوئی وظیفہ نہیں، کوئی اور وظیفہ بتلاؤ، حضور ﷺ سے بڑا پیر اور بزرگ کون ہوسکتا ہے؟ (کوئی بھی نہیں)۔

۲۴...... اللہ کی ذات بڑی، اسی طرح اللہ کا نام بھی بڑا، اللہ تعالیٰ کے نام کو وسیلہ بنا کر دعا کرنا صحیح ہے، لیکن اس طرح نہ کہے کہ: اے اللہ! تو رحمٰن ہے، رحیم ہے، تو یوں کر دے، بلکہ یوں کہے کہ: یا اللہ! تو رحمٰن ہے رحم فرما، کرم فرما۔

۲۵...... دنیا میں تحقیق ہو رہی ہے کہ دنیا کی پہلی زبان کونسی ہے؟ جمہور کا قول عربی زبان کا ہے، کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام جنت سے آئے تو وہاں سے عربی آئی، پھر حضرت نوح علیہ السلام طوفان کے بعد جس جزیرے پر اترے اس کا نام سریان بھی تھا تو وہاں سے سریانی زبان آئی، آپ اس کو تاریخ میں پڑھ لو، میں نے شیخ ڈاکٹر بشار عواد شامی حفظہ اللہ سے پوچھا کہ پہلی زبان کونسی تھی؟ فرمانے لگے کہ: ''جنت اور حضور ﷺ کی زبان عربی ہے، ہمارے لئے یہی دلیل کافی ہے''، شیخ صاحب حدیث وتاریخ دونوں میں نمایاں مقام اور مہارت رکھتے ہیں، میں نے پوچھا کہ عربوں کی تقسیم عاربہ، بائدہ اور مستعربہ صحیح ہے؟ کہنے لگے کہ جو عرب میں گیا وہ عربی بن گیا اور جو عجم میں گیا وہ عجمی بن گیا، اگرچہ کہیں بھی رہنے والا ہو''**من استعرب صار عربیاً ومن استعجم صار عجمیاً**''۔

اسی طرح فرمانے لگے کہ: ''جو لفظ قرآن کریم نے استعمال کیا، وہ عربی ہے، اگرچہ پہلے سے عجمی لفظ ہو''، جمہور فرماتے ہیں کہ: قرآن مجید میں عربی الفاظ اور عجمی الفاظ دونوں ہیں اور آیت مبارکہ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ'' ''للاکثر حکم الکل'' کے تحت بیان کی گئی ہے۔

۲۶...... درجہ رابعہ کے سال میں نے ''تفسیر عثمانی'' بیس روپے میں خریدی، اچھی تفسیر ہے، اس کے شروع میں ایک مقدمہ تھا جس میں دوسری تفاسیر پر تبصرہ تھا، مثلاً مودودی صاحب کی تفسیر ''تفہیم القرآن'' کے متعلق مذکور تھا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی صفات رحمان ورحیم کے مبالغہ کی تشبیہ اردو کے لفظ لمبا تڑنگا سے دی ہے، یہ بے ادبی کا جملہ ہے، اللہ تعالیٰ کی صفات کو ایسے جملوں سے تشبیہ دینا خطرناک غلطی ہے، میں نے کتب خانے میں جاکر ''تفہیم القرآن'' سے مراجعت کی تو یہ عبارت نہ تھی، میرے دل میں خیال آیا کہ کسی کی طرف اس طرح غلط نسبت نہیں کرنی چاہئے، پھر میں حضرت مولانا محمد عبد الرشید نعمانیؒ کے پاس مجلس دعوت وتحقیق گیا تو انہوں نے ''تفہیم القرآن'' کا پرانا چھپا ہوا نسخہ نکالا، اس میں یہ عبارت مل گئی، تب معلوم چلا کہ یہ لوگ ہمارے اکابر کی عبارات کو دیکھ کر مودودی صاحب کی عبارات کو ٹھیک کر رہے ہیں۔

۲۷...... یہ دعا یاد کرلو اور پڑھا کرو: **اللّٰهم فارجَ الهمّ كاشفَ الغمّ مجيبَ دعوة المضطر رحمنَ الدنيا والآخرة ورحيمَهما أنت ترحمني فارحمني رحمة تغنيني بها عمن سواك**''۔

۲۸...... انسان اللہ تعالیٰ کی جتنی عبادت کرلے، وہ اپنے رب کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرسکتا، مشہور واقعہ ہے کہ ایک بادشاہ نے ایک گلاس پانی پینے کے لئے اپنی آدھی حکومت اور اس کو نکالنے کے لئے آدھی حکومت دے دی، کیونکہ پانی کا پینا اور اس کا پیشاب کی صورت میں نکل جانا اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔

۲۹...... انسانی بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور ہر جوڑ کا صدقہ دینا چاہئے، ان جوڑوں کے درمیان لزوجت یعنی چکنائی کا مادہ ہے، اگر وہ ختم ہو جائے تو یہ کام کرنا چھوڑ دیں، دو رکعت نماز جوڑوں کا صدقہ ہے، لہذا آپ بھی اس صدقہ کی عادت بنائیں، یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔

۳۰...... شکر کا ایک طریقہ یہ ہے کہ زبان سے ادا کیا جائے، دوسرا طریقہ اعضاء وجوارح سے ادا کرنا ہے کہ کسی نے کوئی کام کیا تو مکافات عمل پر اس کا کام کردیا جائے، تیسرا طریقہ دل سے ادا کرنا ہے کہ اس کو اچھا سمجھا جائے، ایک شاعر کہتا ہے:

وما كان شُكرِي وافياً بِنَوَالِكُم
ولكنني حاولتُ في الجهد مذهباً
أفادتكم النعماءُ مني ثلاثةً

يدي ولساني والضمير المحجبا

۳۱......ایک سادہ لوح شخص سے کس نے پوچھا کہ دینار کی قیمت زیادہ ہے، درہم کی قیمت اس سے کم ہے اور فلس کی قیمت اس سے کم، اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کو کوئی جواب نہ آیا، مگر اس نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے لفظ دینار پانچ حرفی تو اس کی قیمت زیادہ، درہم چار حرفی تو اس کی قیمت اس سے کم اور فلس تین حرفی تو اس کی قیمت اس سے کم ہے، اس واقعہ کو لطائف میں شمار کیا ہے۔ حقیقت ایسی نہیں یا ہوسکتا ہے کہ لفظ کی وضع میں بھی اس کا خیال رکھا گیا ہو۔

۳۲......اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے، مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ اگر تم گناہ نہ کروگے تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو پیدا فرمائے گا جو گناہ کرے گی اور توبہ کرے گی، یہ حدیث گناہ پر ترغیب نہیں، بلکہ توبہ پر ترغیب کے لئے ہے، اس میں اشارہ ہے کہ اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے۔

۳۳......قضائے حاجت کے بعد کی دعا میں ''غفرانک'' پڑھنے کی اچھی توجیہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے ذکر کی ہے کہ آدمی جب اپنی غلاظتوں کو دیکھتا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنی غیر مرئی غلاظتوں حسد، کبر، کینہ اور عداوت کا استحضار کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ یا اللہ! میرے اندر سے ان غلاظتوں کو بھی دور فرما تو گویا ''غفرانک'' سے ان باطنی غلاظتوں پر توبہ و استغفار کرنا ہے۔

۳۴......اللہ رب العزت کی شان میں ایسا کوئی جملہ جس میں سوئے ادب کا احتمال ہو اور تاویل سے وہ احتمال دور بھی ہو جاتا ہو، بیان کرنا مناسب نہیں، اہل سنت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے اور ہم اس جیسے جملوں سے احتراز کرتے ہیں۔

۳۵......یہ انسان بھی کیسے گاڑی چلاتا ہے؟ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اسٹیرنگ اس کے ہاتھ میں نہیں ہے، بلکہ کسی اور کے اختیار میں ہے، اس کے اختیار میں ہوتو سامنے والے کو کچل دے، اللہ تعالیٰ نے محافظ فرشتے مقرر کئے ہیں جو انسان کی حفاظت کرتے ہیں۔

۳۶......لوگ حج وعمرہ کے موقع پر مقامات مقدسہ کی زیارات کو جاتے ہیں، غار حرا اور غار ثور پر جا کر تصویر کھنچواتے ہیں، میرا ایک مقتدی میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مولانا صاحب! میں غار ثور گیا تو فوٹو بنانے والوں نے کہا کہ تصویر کھنچوالو! میں نے منع کیا، مگر انہوں نے زبردستی کی اور تصویر کھینچ لی، میں نے سوچا کہ چلو بچوں کو دکھادوں گا، میں واپس گروپ کے پاس آیا تو وہ تصویر وہاں گر گئی اور گروپ کے ساتھیوں نے دیکھ لی، امیر گروپ کو شکایت بھی کردی، میں نے ان سے کہا کہ میں نے تو ایک گناہ کیا اور تم لوگوں نے کئی گناہ کئے، میرا گناہ ظاہر کیا، میری غیبت کی، میری چغل خوری کی، وغیرہ۔ امیر صاحب کہنے لگے کہ تم کسی عالم سے پوچھ لو، کہیں تم پر دم تو نہیں آگیا؟

میں نے مولانا عبد الحفیظ مکی صاحب دامت برکاتہم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نہیں! صرف توبہ استغفار کرلو، میں بھی آپ لوگوں کو یہی کہتا ہوں کہ دین کو اچھی طرح سیکھو، کہیں تصویر کھنچوانے پر دم نہ لگوا دینا۔ دوسری بات یہ ہے کہ بسا اوقات اللہ تعالیٰ کسی بندے کا رتبہ بڑھانا چاہتے ہیں تو گناہ کروا کر توبہ کی توفیق دیتے ہیں کہ اس پر وہ مقام ملے گا جو نیکی پر نہیں ملتا، گناہ بھی کبھی کبھی رتبہ بڑھانے کا ذریعہ بن جاتے ہیں، آدمی کو چاہئے کہ اپنے گناہ پر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا رہے۔

۳۷......انبیاء کرام علیہم السلام کے مراتب میں افضلیت اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے اور خود حق سبحانہ وتقدس اور حضور ﷺ نے اس کو بیان کیا ہے، مگر امت کو تعلیم دی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام میں ایک دوسرے کو فضیلت نہ دیں، اس میں صرف اللہ ورسول ﷺ کو اختیار ہے، ہم تو حضرات صحابہ کرامؓ کے اقوال میں تاویل کرتے ہیں، لیکن بعض خطباء اس کو جب بیان کرتے ہیں تو مجھے اچھا نہیں لگتا، یہ انبیاء علیہم السلام کے واقعات کو افسانہ بنا دیتے ہیں، آپ حضرات مستقبل کے خطباء ہیں، اس لئے آپ سے کہہ رہا ہوں، بات دل کو لگ رہی ہے یا نہیں؟

۳۸......آپ کل فارغ ہو جائیں گے، آٹھ سال پڑھ کر جس چیز کا ذہن نہ بنا، وہ ایک دو مہینے کسی چیز میں لگ کر ذہن میں بیٹھ جائے گی، اس لئے ایک اہم نصیحت کرتا ہوں:

''ہم حنفی ہیں اور لاکھوں مسائل میں حضرت امام ابو حنیفہؒ کی تقلید کرتے ہیں، ہمارا تعلق مسلکِ دیوبند سے ہے، ہم اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں، اب اگر آپ میں سے کسی کی کوئی رائے ہو تو وہ اپنی حد تک رکھے، اس کی تحقیق کرے، مگر اپنا مسلک نہ بنائے، بلکہ جمہور علماء دیوبند کے مسلک کو سامنے رکھے، اپنے اکابر اور جمہور علماء کو برا نہ کہے، ان کی طرف شر کی نسبت نہ کرے، اس میں اپنا ہی نقصان ہوگا، اپنی رائے وتحقیق کو اپنی حد تک رکھیں۔

۳۹......میرے دوستو! یاد رکھو، ہدیہ یک طرفہ نہ ہو کہ یہ رشوت تو نہیں، البتہ اس میں رشوت کی بو ضرور ہے، حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ: ''تهادوا تحابوا'' ہدیہ دینے سے محبت بڑھتی ہے، ہدیہ مقاماتِ محبت میں سے ہے، ہدہد پرندے نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعوت کی تو اس پر یہ شعر کہا گیا ہے:

جاءت سليمان يوم العرض هدهدةٌ
أهدت بجراد كان في فيها
وأنشدت بلسان الحال قائلةً
ان الهدايا على مقدار مُهدِيهَا

ایک شاعر کا شعر ہے:

لو کان یھدیٰ الی الإنسان قیمتہ
لکان یھدی لک الدنیا ومافیھا

۴۰...... میں نے ایک بزرگ سے سنا کہ عنقریب وحدت ادیان کے نام ایک فتنہ آرہا ہے اور وہ کہیں گے کہ سارے ادیان سے مقصود اللہ تک پہنچنا ہے، چاہے چرچ سے ہو، معبد سے ہو، مندر سے ہو، مسجد سے ہو، واقعۃً یہ ایک فتنہ آرہا ہے، میں نے اپنے جامعہ کے ایک فاضل سے سنا اور وہ واقعی میں فاضل (یعنی فضلہ سے) تھا، ایک دفعہ مجھ سے کہنے لگا کہ: اصول معلوم ہونے چاہئیں، قرآنی آیت ''إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصَارىٰ'' سے معلوم چلتا ہے کہ یہود ونصاریٰ بھی حق پر ہیں، اس کی وجہ سے ان کو ساتھ ذکر کیا ہے، یہ مولوی حضرات بلاوجہ ایک دوسرے پر فتویٰ لگاتے ہیں اور ہر ایک کو گمراہ کہتے ہیں۔ میں نے اس کو سمجھایا، مگر وہ اکابر پر اعتراض کرنے لگا، اپنے اکابر پر اعتماد کریں کہ ان پر اعتماد کرنے میں بچاؤ ہے، ورنہ آدمی گمراہ ہوجائے گا۔

۴۱...... حضرت تھانویؒ کے اکثر علوم موہبی ہیں، انہوں نے علم تو شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسنؒ اور دوسرے اکابر دیوبند سے حاصل کیا، مگر صحبت اکابر نے ان کے علوم میں چار چاند لگادیئے۔

۴۲...... ہم پر اس جامعہ اور بانی جامعہ حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ کے احسانات ہیں، اگر آج ہم اس جامعہ میں نہ ہوتے، یہاں نہ پڑھا ہوتا، یہ دینی خدمت کا موقع نہ ملتا تو پتہ نہیں کہاں کہاں ٹھوکر کھارہے ہوتے؟ آپ سے کہتا ہوں کہ بانی جامعہ اور اساتذۂ جامعہ کو ایصال ثواب کرتے رہا کریں، ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں، جامعہ کے لئے دعا کیا کریں، ہم پر جامعہ کے بہت احسانات ہیں، ہمیں یہاں ہر چیز مفت میں فراہم کی جاتی ہے، کسی چیز کا کوئی عوض نہیں لیا جاتا، صرف دعا تو ہم کرسکتے ہیں۔

۴۳...... تقویٰ کیا ہے؟ ہر کام سے پہلے یہ خیال ہو کہ لوگوں کے دیکھنے سے پہلے اللہ دیکھ رہا ہے اور ہر بات سے پہلے یہ سوچ کہ سب سے پہلے میرا اللہ سن رہا ہے اور آدمی دنیاوی خواہشات سے بچ کر اس دنیا سے گذر جائے۔

۴۴...... لوگوں کے بھی عجیب استدلال ہوتے ہیں، ایک صاحب کہنے لگے کہ: میں نے شیعہ عورت سے شادی کرلی ہے، میں سنی ہوں، میرے والدین بھی خوش ہیں، اس سے نہ میرے دین کا نقصان ہے نہ اس کے دین کا، ویسے حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ'' یہ ہے لوگوں کا غلط استدلال کہ اپنی طرف سے قرآن کو بیان کرتے ہیں اور یہ بھی نہیں پتہ کہ یہ آیت ہے، حدیث نہیں۔

۴۵...... ایک استاذ سبق پڑھارہے تھے تو کہنے لگے کہ: یہ نئی بات ہے اور ہر نئی بات ''کل

جدود لذوذ'' کے تحت بیان کی جاتی ہے، ایک شاگرد نے کہا کہ استاذ جی! یہ جملہ تو ''کل جدید لذیذ'' ہے، کہنے لگے کہ یہ جملہ بھی پرانا ہوگیا ہے، اس میں بھی جدت آنی چاہئے۔

۴۶......اہل علم کی ذمہ داری بہت بڑی ہے، اگر وہ ہر مجلس میں ہاں میں ہاں ملائیں تو ان کی پکڑ ہوسکتی ہے، اس سے بچاؤ کی صورت یہی ہے کہ ہر مجلس میں جانے سے بچیں، ورنہ پکڑ ہوگی کہ فلاں مجلس میں یہ غلط بات ہوئی، تم نے صحیح بات کو کیوں نہ واضح کیا؟۔

۴۷......حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ: علم عجیب خزانہ ہے، دوسرے خزانے خرچ کرنے سے ختم ہوتے ہیں اور یہ خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔

۴۸...... میں ڈرتا ہوں کہ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہم مولویوں سے سوال فرمائے کہ: لوگوں نے اسلامی نظام لانے کے لئے بہت کچھ کہا اور کیا، لیکن تم لوگوں نے کیا کیا؟۔

۴۹......انکار حدیث ایک فتنہ ہے، یہ کہتے ہیں کہ صرف قرآن سے دلیل بیان کرو، ایسے لوگوں کا ذکر حدیث میں آتا ہے کہ آئندہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے، جو یہ کہیں گے کہ ہم کو صرف قرآن سے دلیل دو، میں نے رسالہ'' طلوع اسلام'' کے ایک مضمون میں پڑھا کہ اس فتنہ کا اصل محرک اور بانی سرسید احمد خان تھا جو بظاہر مسلمان تھا اور اندر سے فتنہ پرور تھا۔ حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ کو آخری زمانے میں اس فتنہ کی بڑی فکر تھی کہ کیسے یہ ختم ہوگا؟ بار بار اس فتنہ کے انسداد کی بات کرتے تھے، آپ اگر احادیث کو چھوڑ دیں تو نماز کی رکعتوں کی تعداد، زکوٰۃ کے نصاب اور اس کی مقادیر، روزہ کی صحیح صورت اور ترتیب، حج کا مکمل طریقہ اور دیگر احکام قربانی، صدقات، جہاد اور بیوعات کی تمام صورتیں کہاں سے ملیں گی؟ پھر آپ آیت کریمہ ''لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ'' کی تفسیر کیا کریں گے؟ ان تمام چیزوں کا ہمیں حضور ﷺ کے ارشادات ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ کونسا عمل کس طرح کرنا ہے اور حضور ﷺ سے محبت کی علامت آپ ﷺ کی اطاعت ہے، اطاعت میں ہر طریقہ محبوب کا لینا ضروری ہے، ورنہ اطاعت ناقص رہے گی، بلکہ اطاعت ہی نہ ہوگی۔

۵۰......تقدیر میں انسانی عقل کو روکا گیا ہے کہ آگے نہ بڑھے، جہاں تک جانے کو کہا ہے وہاں تک جائے۔ انسانی عقول میں فرق ہے، اسی اعتبار سے مؤاخذہ میں بھی فرق ہوگا، اسی وجہ سے مجنون سے مؤاخذہ نہ ہوگا کیونکہ اس میں عقل نہیں، اپنی عقلوں کو لگام دیں، حد سے آگے نہ بڑھنے دیں، گذشتہ امتوں کی ہلاکت مسئلۂ تقدیر میں غور وفکر کی زیادتی پر ہوئی۔

۵۱......موت کا وقت مقرر ہے، جب اللہ تعالیٰ نے لکھی ہے آئے گی، ڈاکٹر حضرات کہتے ہیں کہ اس وجہ سے واقع ہوئی ہے، لوگ مختلف باتیں کرتے ہیں، اگر یہ ہوتا تو یوں ہوجاتا، آدمی بچ جاتا، لوگوں کا جملہ الٹا ہوگیا ہے کہ یوں ہوگیا تو وہ مرگیا، حالانکہ صحیح جملہ یہ ہے کہ موت آنی تھی، یہ چیز سبب بن گئی۔

۵۲......انسان میں کمال ہوتا ہے، مگر روحانی امراض مثلاً جہل، بدعقیدگی، حسد، لوگوں کے لئے کینہ، برائی سے محبت وغیرہ اس کمال کے لئے مخل بن جاتے ہیں اور انسان فضائل کے حصول سے رہ جاتا ہے، انسانی کمال کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ وہ جہنم سے بچ جائے اور جنت میں چلا جائے اور اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ انسان کو انبیاء علیہ السلام، صدیقین، شہداء اور صالحین کا درجہ اور ساتھ مل جائے۔

۵۳......جھوٹ بولنا حرام ہے، سوائے تین جگہوں کے کہ وہاں پر جائز ہے، ایک یہ کہ دو آدمیوں میں صلح کرادی جائے۔ دوسرا جنگ کے دوران، مثلاً آدمی ایسی بات کہے کہ دشمن پر قابو پالے، اس کو ''الحرب خدعة'' سے تعبیر کیا جاتا ہے اور تیسرے میاں بیوی میں اَن بَن ہوجائے تو صلح کرادی جائے۔ زوجین میں علیحدگی بچوں کے قتل کے مترادف ہے، اس سے اولاد نفسیاتی مسائل کا شکار ہوجاتی ہے، اس موقع پر جھوٹ بولنا جائز ہے، بہتر یہ ہے کہ توریہ کرلیا جائے۔

۵۴...... یہ جملہ یاد رکھیں کہ ''اسلام دین فطرت ہے'' اب کسی کی سمجھ میں نہیں آتا تو اسکی عقل کی کمی ہے، کیونکہ قرآن میں ہے کہ ''وَمآ أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلاً'' آج دنیا کی نگاہ میں عقل مند کوئی اور ہوتا ہے، جبکہ قرآن وحدیث میں عقل مند کسی اور کو کہا گیا ہے۔

۵۵......فرقۂ قدریہ کا عقیدہ یہ ہے کہ انسان کا سبب کے ساتھ ساتھ خالق بھی ہے، انسان کے اختیار میں سب کچھ ہے۔ حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ فرماتے تھے کہ آج بھی یہ لوگ موجود ہیں، آؤ! میرے ساتھ آؤ! میں دکھاؤں، کبھی فرماتے کہ یہ جو باہر پتلون والے پھر رہے ہیں، ان میں ایسے لوگ دکھاتا ہوں۔

۵۶......شریعت مطہرہ ظاہری بات دیکھ کر فیصلہ کرتی ہے، کس کے دل میں کیا ہے؟ اس کا فیصلہ آخرت میں ہوگا، تصدیق قلبی کا علم تو اللہ کو ہے، یہاں تو تصدیق لسانی اور اقرار پر مفتی فتویٰ دے گا:

إن الكلام لفي الفؤاد وإنما
جعل اللسان على الفؤاد دليلاً

۵۷...... جب ہوائیں چلتی ہیں تو اس وقت ہوا کو گالی دینے کے بجائے یہ دعا پڑھو: ''اللّٰهم إني أسئلك خيرَ هذه الريح وخيرَما فيها وخيرَما أمرت وأعوذبك من شر هذه الريح وشرما فيها وشرما أمرت''۔

۵۸......حضور ﷺ کی شان تو ویسے ہی بہت بلند ہے، لیکن دنیا میں آپ کی زندگی کا ایسا واقعہ جس سے آپ ﷺ کی رفعت شان بیان کی جائے، وہ واقعۂ معراج واسراء ہے اور اس واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے لئے اعلیٰ صفت عبد کو ذکر فرمایا ہے، ارشاد ہے: ''سُبْحَانَ الَّذِیْ أَسْرىٰ بِعَبْدِهٖ لَيْلاً'' اور ارشاد فرمایا: ''فَأَوْحىٰ إِلىٰ عَبْدِهٖ مآ أَوْحىٰ'' آپ بتائیں کہ بندگی سے

بڑھ کر اور کیا شان ہوسکتی ہے اصل راز ہی عبدیت اور بندگی میں ہے۔

اسراء اور معراج کی تعریف میں فرق ہے، حضور ﷺ کا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر رات کو ہوا، یہ اسراء کہلاتا ہے، اس کا ذکر سورۃ الاسراء یعنی سورہ بنی اسرائیل میں ہے اور مسجد اقصیٰ سے آسمانوں کی سیر، انبیاء علیہم السلام سے ملاقات، جنت وجہنم کے مختلف مقامات کو دیکھنا اور رب تعالیٰ کا دیدار وغیرہ یہ سب سفر معراج ہے، اس کا ذکر سورۃ النجم میں ہے، اکثر مولویوں کو بھی ان میں فرق پتہ نہیں ہوتا۔

۵۹ ...... حدیث شریف میں آتا ہے ''**بئس العبد عبد یختل الدین بالشبہات**'' معنی یہ ہے کہ دین کو شبہات اور غلط تاویلات کے ساتھ بیان کرنے والا بدترین بندہ ہے، ایسا آدمی جو حلال کو حرام، حرام کو حلال، جائز کو ناجائز اور ناجائز کو جائز کرنے والا ہو، وہ بدترین بندہ ہے۔

۶۰ ...... بخاری شریف کی ایک موقوف روایت میں ہے کہ ایمان چابی ہے اور اعمال اس چابی کے دندانے ہیں، بیضاوی شریف میں ص: ۴۸ پر ہے کہ ''**الإیمان الذی ھو عبارۃ عن التحقیق والتصدیق أسّس أی أساس والعمل الصالح کالبناء علیہ**'' مفہوم یہ ہے کہ ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے، جس کی مثال بنیاد کی سی ہے اور اعمال صالحہ اس بنیاد پر عمارت کی مانند ہے۔

۶۱ ...... ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تین قسم کے بندوں سے محبت کرتا ہے، ان میں سے ایک وہ ہے جو رات کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھتا ہے اور اس کے سامنے گڑگڑاتا ہے۔

۶۲ ...... دنیا والے کہتے ہیں کہ مسلمان متعصب ہیں، ایک عرب شیخ نے بہت اچھا اس کا جواب دیا، کہتے ہیں کہ: تم کہتے ہو کہ: ہم متعصب ہیں؟ جبکہ تم بتاؤ کہ تم میں سے کسی کا نام محمد ہو یا کسی نے اپنا یا اپنے بچوں کا نام محمد رکھا ہو، بچیوں کا نام عائشہ وفاطمہ رکھا ہو، جبکہ ہم مسلمان اپنی اولاد کا نام تمہارے انبیاء علیہم السلام خاص کر حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے نام پر رکھتے ہیں، ہم میں تو اس نام کے لوگ بہت ہیں، تم میں کوئی ہے؟ جس کا نام ہمارے آقا اور پیغمبر حضرت محمد ﷺ کے نام پر ہو، بتاؤ! متعصب کون ہے؟

۶۳ ...... یہ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ سمجھنا، اس کو پڑھنا اور اس کو بیان کرنا، جب انسان اس کو سمجھتا ہے تو اس کو مزا آجاتا ہے، آج اسی وجہ سے اس قرآن کریم سے دور کیا جارہا ہے۔

۶۴ ...... مدرسہ میں رہتے ہوئے ہمارے کچھ پہلوؤں میں کمی ہے، یہ باتیں ہم لوگوں سے نہیں کہہ سکتے، لیکن ہم سوچیں کہ ہم جس کام میں لگے ہیں، اس میں خیر زیادہ ہے یا شر؟ اگر خیر زیادہ ہے تو اس کو مقدم رکھیں، کیونکہ ترک خیر بھی شر کا ذریعہ بنے گا، بیضاوی شریف میں ص: ۵۹ پر عبارت

ہے کہ: ''فان ترک الخیر الکثیر لاجل الشر القلیل کثیر''۔

۶۵......انسان کو تین طرح کی قوت دی گئیں ہیں: (۱) قوت شہویہ (۲) قوت غضبیہ (۳) قوت عقلیہ۔ پہلی دو قوتیں انسان کو ہلاتی ہیں اور تیسری قوت انسان کو باندھ کر رکھتی ہے اور اس قوت کو دین کے تابع رکھا گیا ہے، فرشتوں میں انسان کی پہلی دو قوتیں نہیں ہیں، البتہ ان میں عقل موجود ہے، فرشتوں نے انسانوں کی قوتوں کو الگ الگ دیکھا تو اعتراض کیا کہ اگر انسان حقدار خلافت ہے تو ہم تو اس سے زیادہ مستحق ہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو قوت عقلیہ عطا فرمائی کہ اس کی نگرانی میں بقیہ دو صفات اور قوات اچھی ہو کر خلافت کا کام اعلیٰ انداز میں انجام دے سکتیں ہیں۔

۶۶......حضور ﷺ کے اخلاق کے بارے میں آتا ہے کہ ''کان خلقه القرآن'' اب جو حضور ﷺ کی مسند پر بیٹھے گا تو ان اخلاق کے ساتھ ہو، ورنہ کیسے وارث ہوگا؟ اور کیسے اس مسند پر بیٹھے گا؟

۶۷......رفیق بناؤ، فریق نہ بناؤ، رفیق اور فریق کے حروف برابر ہیں، ترتیب بدلنے سے رفیق فریق اور فریق رفیق بن جاتا ہے، جو رفیق سے فریق بن جائے، اس کی توجہ اپنے کام سے ہٹ جاتی ہے، کیونکہ وہ اپنے کام میں لگتا ہے اور دوسرے کے کام کے خلاف سوچتا ہے، ہر ایک کو اپنا رفیق سمجھو، تاکہ اپنے کام سے توجہ نہ ہٹے۔

۶۸......تعلیم کے آداب میں سے یہ ہے کہ استاذ کے پڑھانے کے لئے جاتے اور آتے وقت راستہ میں سوال نہ کرو، اب تو یہ ادب ختم ہوگیا ہے، بلکہ اب تو یہ حال ہے کہ استاذ کو پرچیاں لکھتے ہیں اور نہ جانے پرچیوں میں کیا کیا لکھ دیتے ہیں، یاد رکھو! تمہاری کسی ایک بے ادبی والی پرچی سے علم کے سلب ہونے کا اندیشہ ہے۔

۶۹......امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ ہر انسان کے تین باپ ہوتے ہیں: (۱) ''من ولد'' یعنی جس نے جنا (۲) ''من زوج'' یعنی جس نے شادی کروائی یعنی سسر (۳) ''من علم'' جس نے علم سکھایا، یہ بات حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ بھی بیان کرتے تھے۔

۷۰......حشویہ اور باطنیہ یہ دو فرقے ہیں جو عصمت انبیاء علیہم السلام کے قائل نہیں، انہوں نے حضرت آدم علیہم السلام کے قصہ سے استدلال کیا ہے۔ اہل حق اہلسنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے نہ صغائر ہوتے ہیں اور نہ کبائر، بلکہ انہوں نے ایک خلاف اولیٰ کام کو اجتہادی طور پر کیا ہے اور آپ کو پتہ ہے: مجتہد کا غلط اجتہاد بھی باعث اجر ہے، لیکن ان کا مرتبہ بہت اعلیٰ ہے، اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلاف اولیٰ کام پر سرزنش میں سختی ہوتی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں اور محبوب کو اختیار ہے کہ اپنے محبوب کو جس طرح یاد کرے، دنیا کا قانون اور فطرت کا

تقاضہ یہ ہے کہ اپنوں سے بوقت سرزنش سخت انداز میں کلام کیا جاتا ہے۔

۷۱..... انسان تکبر کرتا ہے، اگر وہ اپنا محاسبہ کرے اور اپنی حقیقت پر غور کرے تو تکبر نہ رہے، لوگ اپنے والدین کی کھلم کھلا مخالفت کرتے ہیں، ان کی نافرمانی کرتے ہیں، منہ پر تھپڑ مارتے ہیں، جبکہ ان کے کتنے احسان ہیں، اس پر غور کریں، ایک لڑکے کا باپ میرے پاس آکر روتا تھا، مجھے معلوم تھا کہ اس کا لڑکا اپنے باپ کو ستاتا ہے، جب باپ کا انتقال ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ ایک کونے میں کھڑا رو رہا تھا، نہ جنازہ پڑھایا، نہ پڑھا، بلکہ روتا رہا، مجھے تعجب سے ہنسی آرہی تھی کہ اب رو رہا ہے، جب باپ زندہ تھا تو اس وقت کیا کیا؟۔

۷۲..... لوگ بھی بڑے عجیب ہوتے ہیں، ایک صاحب مجھ سے پوچھنے لگے کہ نماز میں '' تَبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ '' پڑھنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ اس میں تو بددعا ہے اور بددعا تو نہیں کرنی چاہئے، یہ لوگوں کی باتیں بھی بڑی عجیب ہیں۔

۷۳..... حدیث کے لفظ '' قرنی '' میں ایک لطیفہ ہے، وہ یہ ہے کہ اس سے خلافت راشدہ کی طرف اشارہ ملتا ہے، چاروں خلفاءِ راشدینؓ کے اسماء گرامی کے آخر کا حرف اس میں ہے، تو '' ق '' سے ابوبکر صدیقؓ، '' ر '' سے عمرؓ، '' ن '' سے عثمانؓ اور '' ی '' سے علیؓ کی طرف اشارہ ملتا ہے، گویا معلوم چلا کہ حضور ﷺ کا زمانہ اس طرح ختم ہوگا، دوسرا آیت کریمہ: '' مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ '' میں بھی ترتیب خلافت کی طرف اشارہ ہے کہ: '' وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ '' میں معیت کی اعلیٰ صفت حضرت ابوبکرؓ میں، '' أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ '' کی اعلیٰ صفت حضرت عمرؓ میں، '' رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ '' کی اعلیٰ صفت حضرت عثمانؓ میں اور '' تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا '' کی اعلیٰ صفت حضرت علیؓ میں ہے۔

۷۴..... '' الصلوٰة عماد الدين '' اور '' الصلوٰة نور المؤمن '' حدیث میں مذکورہ ہے، البتہ '' الصلوة معراج المؤمنين '' حدیث نہیں، بزرگوں کا مقولہ ہے، مطلب اور معنی کے اعتبار سے صحیح ہے کہ نماز میں بندہ اپنے رب سے مناجات کر رہا ہوتا ہے۔

۷۵.....

دوزخ اگر وسیع ہے تو رحمت وسیع تر
''لاتقنطوا'' جواب ہے ''هل من مزيد'' کا

اس کا یہ مطلب نہیں کہ بس امید کرتے رہیں اور گناہ کرتے رہیں، بلکہ دونوں چیزیں ضروری ہیں، امید بھی ہو، خوف بھی ہو، شعر سے مقصود یہ ہے کہ مایوس نہ ہو، رحمت کا امیدوار رہو۔

۷۶..... ہر مسلمان کے دل میں اللہ کا نام ہونا چاہئے، حضور ﷺ نے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاددہانی کی طرف متوجہ کیا، کھانے پر بیٹھے تو ارشاد ہے کہ: '' سم الله كل بيمينك وكل مما

یلیک''، بیت الخلاء میں جا رہے ہوں تو ارشاد ہے کہ: ''اللّٰهم إني أعوذبک من الخبث والخبائث'' اور باہر نکل رہے ہو تو ارشاد ہے کہ: ''غفرانک الحمد لله الخ''، رات کو سوتے وقت کی دعائیں اور احکامات ہیں، ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کی ترغیب ہے، کتنا جامع دین ہے جو ہر موقع کی بات بتلاتا ہے اور ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے اس کی حفاظت میں لے آتا ہے، یہ دعائیں حفاظت کا بہت بڑا ذریعہ ہیں، عام لوگ ماشاء اللہ! بہت اہتمام کر لیتے ہیں جو تبلیغ میں کچھ وقت لگا لیتے ہیں، ہم کو بھی اس کا اہتمام کرنا چاہئے، ہمارے دین نے یہ ہمیں تربیت دی ہے۔

۷۷...... تبلیغی جماعت والے اچھے لوگ ہیں، ماشاء اللہ! لوگوں کی خوب فکر کرتے ہیں، اس راستے میں بھی لوگوں کو شہادت کا رتبہ ملتا ہے، جی ہاں! ہمارے جامعہ میں ایک بہت ذہین لڑکا پڑھتا تھا، مولوی محمد سعید مرحوم نام تھا، اسکی عبارت بھی اچھی تھی، ایک دفعہ میں نے پشتو شعر پڑھا تو اس نے زبانی سنادیا، وہ فراغت کے بعد تبلیغ میں سال لگانے گیا تو نہر میں گر کر شہید ہوگیا، رحمه الله رحمةً واسعةً۔

۷۸...... اپنے اساتذہ کی قدر کرلیں، یہ چلے جائیں گے تو پھر آپ افسوس کرتے رہیں گے، بڑے بڑے اساتذہ چلے گئے، حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ، حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ اور حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ۔ جو آج جو موجود ہیں، ان کی قدر کرلیں، ورنہ کل یہ بھی نہ ملیں گے، ہم تو آج تک ان کی باتوں کو یاد کر کے روتے ہیں۔

اکابر جامعہ کے ملفوظات (بروایت حضرت الاستاذ مولانا عطاء الرحمٰن شہیدؒ)

استاذ محترم حضرت مولانا عطاء الرحمٰن شہیدؒ کو جامعہ اور اکابر جامعہ سے بہت محبت تھی، آپ نے اپنے اساتذہ اور اکابر جامعہ کے علوم کو اپنی ذات میں خوب جذب کیا، ان کے ملفوظات وفرمودات آپ کو ہر موقع کے یاد تھے، اکابر کی بات کو اپنے لئے بھی راہنما سمجھتے اور اپنے طلبہ کو بھی اس کی طرف متوجہ کرتے، خاص کر جب اکابر کی باتیں ان کے مخصوص انداز میں دہراتے تو وجد میں آجاتے، لہجہ بھی ان کے جیسا بنالیتے، محبوبیت ومرجعیت کے پیکر بن کر ساری زندگی جامعہ اور اکابر جامعہ کے لئے گزری، اپنی جان، صلاحیتیں اور زندگی کا ہر لمحہ دین متین کی سربلندی کے لئے صرف کرتے ہوئے جانِ جانِ آفرین کے سپرد کی، زندگی بھی قابل رشک تھی اور موت بھی شہادت جیسے رتبہ والی، بہت کم یہ دولت کسی کو نصیب ہوتی ہے، اس مضمون میں آپ کے وہ ملفوظات ذکر کئے جارہے ہیں جو آپ نے اکابر جامعہ کے مختلف موقعوں پر درسگاہ میں بیان کئے، جنہیں بندہ طالب علمی کے زمانے سے نوٹ کرتا رہا، الحمد للہ! رب تعالیٰ کی توفیق سے پورے درس نظامی میں تمام اساتذہ کرام کے ملفوظات ونصائح کا اچھا خاصا مجموعہ جمع ہوگیا، اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس سے استفادے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کو امت تک صحیح طور پر پہنچانے کی سعادت نصیب فرمائے، آمین۔

۱...... میں نے اپنے زمانۂ طالب علمی میں افتتاحی تقریب کے موقع پر خود حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ جو طلبہ نئے پڑھنے والے آئے ہیں، وہ تصحیح نیت کرلیں اور جو طلبہ پرانے والے ہیں وہ تجدید نیت کرلیں۔

۲...... حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ فرماتے تھے کہ طلبہ کی بیماریوں میں سے ایک بیماری ''ثم خیرا'' (وہاں بہتر ہے) کی ہے، ایک مدرسہ میں گئے، وہاں پڑھا، دوسرے مدرسہ کے بارے میں سنا کہ وہ اچھا ہے تو وہاں چلے جاتے ہیں، کہتے ہیں کہ وہ مدرسہ ہمارے مدرسہ سے اچھا ہے۔

۳...... ہمارے ایک استاذ فرماتے تھے کہ: قرآن مجید سب سے زیادہ مظلوم کتاب ہے، ہر ایک اپنی بات کو جس طرح چاہے قرآن سے ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے، اگرچہ اس کو قرآن کریم کی تفسیر و تشریح کے آداب معلوم نہ ہوں، یہ قرآن کریم کے ساتھ ظلم ہے۔

۴...... حضرت مولانا شاہ محمد ابرار الحقؒ حضرت تھانویؒ کے خلفاء میں سے ہیں، فرماتے ہیں کہ دین کے ہر کام میں اخلاص رکھو اور جو بھی دین کا کام کررہا ہو، اس کی مدد کرو، آپس میں رفیق بنو، فریق نہ بنو، ان دونوں لفظوں میں ترتیب بدل گئی تو معنی بدل جائے گا۔

۵...... حدیث میں جائیدادیں بنانے کی ممانعت آئی ہے، ارشاد ہے ''لاتتخذوا الضیعة'' حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ اس کا ترجمہ یوں کرتے تھے کہ جائیدادیں مت بناؤ۔

۶...... حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ فرمایا کرتے تھے کہ: دیکھو! سبق سمجھ لو، میں نے کھول کھول کر سمجھا دیا ہے، اگر اب نہیں سمجھو گے تو میں کہوں گا کہ قصور تو بیل کا ہے۔ بیل کا واقعہ یہ ہے کہ ایک کسان کھیت میں ہل چلا رہا تھا، بیل ٹھیک نہیں چل رہا تھا تو کسان کہنے لگا، دیکھو! اگر صحیح نہیں چلو گے تو کھیتی خراب ہو جائے گی تو میں مالک سے کہوں گا کہ قصور تو بیل کا ہے۔

۷...... حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ فرماتے تھے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے دعا کیجئے، میں ان سے کہتا ہوں کہ تم صالحین بن جاؤ، تمام نمازی تمہارے لئے ہر نماز میں دعا کریں گے۔

۸...... حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ فرماتے تھے کہ جو چیز بھی تبرکات نبوی اور تبرکات اکابر میں سے ہے، وہ ہمارے لئے نہایت نہایت قابل قدر ہے اور حضور ﷺ کا جسد اطہر زمین کے جس حصہ سے لگا ہے، وہ حصہ عرش سے زیادہ افضل ہے۔ پھر حضرت مفتی صاحبؒ فرماتے کہ: اس نام پر لوگوں نے اپنے نام سے بہت چیزیں جمع کی ہیں اور وہ ویسے ہی دکھاتے ہیں، حالانکہ بعض جگہوں پر ایسی چیزیں ہیں، ہر جگہ نہیں، بہرحال! اب میں ایسی چیز بتا رہا ہوں جس کے تبرک نبوی ہونے میں پوری امت کا اختلاف نہیں اور وہ قرآن ہے، قرآن!۔

۹...... حضرت مولانا مفتی عبد السمیع شہیدؒ فرمایا کرتے تھے کہ: کتاب شروع کرتے وقت

مصنف کے حالات، کتاب کے متعلق چند باتیں طلبہ کو بتانی چاہئیں، لیکن طلبہ بھی ایسے ہیں کہ ان کو بتاؤ یا نہ بتاؤ، یہ معاف نہیں کرتے، البتہ نہ بتانے میں تو خاص کر معاف نہیں کرتے۔

۱۰...... حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ فرماتے تھے کہ: استاذ سبق سمجھے اور طلبہ دھیان سے سنیں اور اس سے زیادہ یوں فرماتے کہ: استاذ سمجھے، طلبہ نہ سمجھیں، یعنی استاذ کو اپنے فن اور کتاب سے بھرپور مناسبت ضروری ہو۔

۱۱...... حضرت مولانا محمد بدیع الزمانؒ درود شریف پڑھنے کی بہت ہی تاکید فرماتے، کہتے کہ اس کا ثواب نقد ملتا ہے، سب کو ایک وقت مقرر کر کے درود شریف پڑھنا چاہئے، اس کا بہت فائدہ ہے، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا مشہور مقولہ ہے کہ ہمارے خاندان کو جو کچھ ملا ہے، وہ سب درود شریف کی برکت سے ہے۔

۱۲...... حضرت حکیم الامت تھانویؒ نے لکھا ہے کہ قرآن کریم کے اعجاز کبھی ختم نہ ہوں گے، سورۃ المجادلہ ایسی سورت ہے جس کی ہر آیت میں لفظ اللہ موجود ہے۔

۱۳...... حضرت مفتی ولی حسن ٹونکیؒ فرماتے تھے کہ: لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ مختلف فرقے ختم ہوگئے، میں کہتا ہوں کہ یہ آج بھی موجود ہیں، پھر اپنے مخصوص انداز میں فرماتے کہ ہے کوئی!؟ میرے ساتھ چلے، میں اس کو دکھاتا ہوں، ایک دفعہ فرمانے لگے کہ: ان پتلونوں والوں میں یہ فرقوں والے ہیں۔

۱۴...... حضرت مفتی ولی حسن ٹونکیؒ فرماتے ہیں کہ ایک مسجد سے نکل رہا تھا تو دیکھا کہ ایک آدمی مانگ رہا ہے، ایک آدمی نے اس کو ایک روپیہ دیا، میں اس کو جانتا ہوں کہ وہ سیٹھ تھا، مگر ایک روپیہ دیا، میں نے دس روپے دیئے، دس روپے دیئے، یہ آپ اپنے مخصوص انداز میں فرماتے۔

۱۵...... حضرت مفتی ولی حسن ٹونکیؒ فرماتے تھے کہ حدیث ''أن تلد الأمة ربتها'' کا مفہوم یوں بھی سمجھ میں آیا کہ جب بے نظیر بھٹو پہلی بار وزیر اعظم بنیں تو ان کی والدہ نصرت بھٹو کو سینئر وزیر کہا گیا، جن کا رتبہ تو نہیں ہوتا مگر نام ہوتا ہے۔

۱۶...... حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے انسان کے جسم کے عناصر اربعہ، یعنی آگ، ہوا، پانی اور مٹی کی تو فکر کی، مگر روح کے عناصر اربعہ یعنی علم، عمل، اخلاص اور خوفِ آخرت کی فکر نہ کی، اس کو انہوں نے حدیث ''هذا الناس كلهم هالكون إلا العالمون'' سے لیا ہے۔

۱۷...... حضرت حکیم الامت تھانویؒ کے ملفوظات میں ہے کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا گیارہ مرتبہ پڑھا کرو: ''اللّٰهم إنا نستعينك على طاعتك''، انہوں نے حوالہ دیا ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ اسکو پڑھا کرتے تھے، اہل علم کو چاہئے کہ وہ اسکا اہتمام کریں، کیونکہ ان کو امور دینیہ میں لگنا ہوتا ہے۔

۱۸...... حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ سے ایک صاحب مطالعہ کے لئے کتاب لے گئے،

واپس لائے تو اس کے صفحات نکلے ہوئے تھے، بسا اوقات کتابوں کے صفحات نکل جاتے ہیں، حضرتؒ کی عادت سلیقہ سے رکھنے کی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ: یہ تم کو ہدیہ ہے، ہم دوسری کتاب لے لیں گے۔

۱۹......حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر رہے ہیں، ان کے دورِ صدارت میں صدر پاکستان چیف آف آرمی اسٹاف جناب محمد ضیاء الحق مرحوم نے یہ حکم نامہ جاری کیا کہ وفاق کے درس نظامی کی سند ایم اے عربی اور ایم اے اسلامیات کی سند کے مساوی ہوگی، حضرت مولاناؒ دورۂ حدیث میں سبق پڑھانے تشریف لائے، آپ دوران درس غیر ضروری باتیں یا سیاسی باتیں نہیں کرتے تھے، کسی طالب علم نے حکومت کے اس حکم نامہ کے متعلق سوال کیا تو اپنے مخصوص انداز میں فرمایا کہ: اچھا تجھے معلوم ہوگیا ہے، اچھا اچھا! پھر فرمایا کہ یہ وفاق کی سند کو بڑھانے کا نہیں، بلکہ گھٹانے کا منصوبہ ہے، وفاق کی سند تو ایم اے سے بہت بڑھی ہوئی ہے۔

ایک مرتبہ حکومت کی طرف سے آپ کے نام خط آیا کہ آپ کے وفاق المدارس کے تحت جو مدارس چل رہے ہیں، ان کا خرچہ کہاں سے آتا ہے؟ آپ نے ناظم وفاق سے فرمایا کہ ان کو جواب میں لکھ دو ''وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ'' فقط والسلام۔

۲۰......حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ فرماتے تھے کہ ہندوستان میں غیر مقلدین کا طریقۂ واردات یہ تھا کہ احناف کی مساجد میں دو دو، تین تین کی ٹولیوں کی صورت میں جاتے اور ساتھ کھڑے ہوتے، امام جب سورۂ فاتحہ ختم کرتا اور ''وَلاَ الضَّآلین'' پڑھتا تو یہ لوگ زور سے آمین پڑھتے، یعنی آمین بالجہر پڑھتے، تاکہ لوگ سنیں اور ان سے وجہ پوچھیں تو وہ اپنے مسلک کو بیان کریں، اس طرح کرنے سے مختلف علاقوں کی مساجد میں انہوں نے جھگڑے پیدا کئے تو اہل علاقہ نے عدالت میں ان کے خلاف مقدمہ دائر کردیا، انہوں نے فیصلہ کروانا چاہا، اس زمانے کا جج انگریز تھا، اس نے دونوں طرف کے لوگوں سے کتابیں منگوائیں اور مطالعہ کے بعد یہ فیصلہ دیا کہ میں نے مسلمانوں کی کتابیں پڑھیں، ان سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کے پیغمبر حضور ﷺ سے دونوں طریقے ثابت ہیں، یعنی آمین بالسر بھی اور آمین بالجہر بھی، لیکن یہ لوگ یعنی غیر مقلدین جو آمین پڑھتے ہیں، وہ آمین بالشر ہے، لہذا آج سے ان کو اس کی اجازت نہیں کہ ان حنفی حضرات کی مساجد میں جا کر اس طرح آمین کہیں۔ ایک جج بھی قرآن وحدیث کے مطالعہ سے حق تک پہنچ سکتا ہے، مگر یہ غیر مقلدین اگر نیت درست نہ رکھیں تو ان کو حق نہیں مل سکتا، کیونکہ نیت میں شر و فساد ہے۔

۲۱......حضرت مفتی ولی حسن ٹونکیؒ فرماتے تھے کہ ایک دیہاتی آدمی تھا، قرآن پڑھنا نہ جانتا تھا، مگر قرآن کریم پڑھنے کا شوق تھا، ہر سطر پر انگلی رکھتا اور کہتا کہ اے اللہ! یہ تیرا کلام ہے، یہ حق ہے، یہ بھی حق ہے، اس کو قرآن کریم کے حق ہونے پر یقین تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی۔

۲۲...... حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ ایک بخیل کا واقعہ سنایا کرتے تھے کہ: اس کے پاس ایک انجیر آئی، اس نے دیکھا کہ سامنے سے قاری صاحب آرہے ہیں تو اس کو رومال کے نیچے چھپا لیا، کافی دیر قاری صاحب سے باتیں کرتا رہا، پھر قاری صاحب سے تلاوت سنانے کو کہا، اس نے سورۂ تین کی تلاوت یوں شروع کی ''الزَّیْتُوْنِ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ الخ''، بخیل نے کہا کہ ''این التین''؟ یعنی شروع میں لفظ ''وَالتِّیْنِ'' کہاں ہے، کیوں نہ پڑھا؟ قاری صاحب نے جواب دیا کہ: ''تحت مندیلک''، یعنی تیرے رومال کے نیچے ہے، حضرت مفتی صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ: یہ واقعہ کتاب البخلاء میں ہے، یہ اچھی کتاب ہے، تم لوگوں کے پاس ہے؟ میرے پاس یہ کتاب تھی جو ایک بخیل لے گیا اور پھر لے کر نہیں آیا۔

۲۳...... ٹائی کا فلسفہ یہی ہے کہ نعوذ باللہ! حضرت عیسیٰ علیہ السلام سولی پر چڑھا دیئے گئے ہیں، میں نے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کو آخر زمانے میں دیکھا کہ تین باتوں پر زیادہ زور دیا کرتے تھے، ایک عورتوں کے لئے سختی سے پردہ کرنے پر، دوسرا ڈاڑھی رکھنے پر اور تیسرا ٹائی نہ لگانے کی ترغیب دیتے تھے، ڈاڑھی کے سلسلے میں تو آپ آخیر زمانے میں بغیر ڈاڑھی والے سے ملنا پسند نہ فرماتے تھے، ہم علماء ہیں، ہمیں بھی اس سلسلے میں سنجیدہ کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

۲۴...... حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ جلالین کے دوران اکثر فرمایا کرتے تھے کہ: انسان کو یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایسے ہی چھوڑ دیا ہے، بلکہ اس کو دو راستے دکھائے ہیں: وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا، وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ، إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيْلَ إِمَّا شَاكِراً وَإِمَّا كَفُوْراً''. آپ یہ تین آیات بہت پڑھتے تھے، اسی وجہ سے میری بھی ان آیات کو پڑھنے کی بہت عادت ہے۔

۲۵...... حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ فرمایا کرتے تھے کہ: فجر کی سنتوں میں پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھنا سنت ہے، اس کا فلسفہ اور حکمت یہ ہے کہ پہلی سورت میں تخلیہ اور دوسری سورت میں تحلیہ ہے۔

۲۶...... حضرت ابو ہریرہؓ کی وہ حدیث جس میں شیطان نے ان کو آیۃ الکرسی بتلائی اور حضور ﷺ نے جب یہ سنا تو ارشاد فرمایا کہ ''صدقک وھو کذوب''، یعنی جھوٹے آدمی نے سچی بات کہی، اس حدیث کی روشنی میں حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ فرمایا کرتے تھے کہ: ایک مسئلہ مستنبط کرتا ہوں کہ: اگر کوئی مبتدع پیر اچھا وظیفہ بتادے تو وہ لینا جائز ہے۔

۲۷...... حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ فرماتے تھے کہ: لوگ آپ پر جو کچھ خرچ کر رہے ہیں، اس کی وجہ آپ کا دینی علم کو سیکھنا اور پڑھنا ہے، یہ ساری سہولتیں اس دین کی برکت سے مل رہی

ہیں، جو یہاں ٹھیکہ بنائے ہوئے رہ رہے ہیں اور کام ومقصد دوسرا ہے تو (جلال میں آتے ہوئے فرمایا کہ) میرا فتویٰ ہے، میرا فتویٰ ہے کہ یہ حرام ہے، یہ حرام ہے، آج آپ جو اساتذہ کی باتیں سن کر اس پر تبصرہ کرتے ہیں اور استاذ کی نصیحت کو مذاق سمجھتے ہیں، وہ طلبہ ذلیل ہوتے ہیں۔

۲۸......حضرت مولانا مفتی زین العابدینؒ جو تبلیغی جماعت کے اکابرین میں سے ہیں، فرماتے ہیں کہ جس طرح جسم کے نظام کے ٹھیک ہونے کے لئے قلب انسانی کا ٹھیک ہونا ضروری ہے، حدیث میں آتا ہے: **إن في الجسم لمضغة إذا صلحت صلح الجسد كله وإذا فسدت فسد الجسد كله ألا وهو القلب** ''اسی طرح کائنات کے نظام کے ٹھیک ہونے کے لئے انسان کا ٹھیک ہونا ضروری ہے۔

۲۹......حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ: انسان کے نام کا اشتقاق کچھ بھی ہو، اس میں اس کا اثر ضرور ہوتا ہے، جیسے ہمارے حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ کے نام کا اشتقاق درس سے ہے، ان کو ہر وقت درس وتدریس میں دیکھا، ایک دفعہ ہم نے ان سے کہا کہ حضرت! امتحان میں دو دن باقی ہیں، امتحان بھی قریب ہیں، آپ سبق بند فرمادیں تو مسجد کی طرف اشارہ کرکے فرمانے لگے کہ: تم تو وہاں جاکر پڑھوگے اور میں کیا کروں گا، گھر پر پڑا رہوں گا؟۔

ایک دفعہ جناح ہسپتال میں زیر علاج تھے، ہم ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو ڈاکٹر سے کہنے لگے کہ: بس! اتنا کردیں کہ میں درس پڑھانے اور نماز پڑھنے کے قابل ہوجاؤں۔

۳۰......ہم نے مشکوٰۃ اول حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ اور مشکوٰۃ ثانی حضرت مولانا محمد حبیب اللہ مختار شہیدؒ سے پڑھی، مسئلہ عصمتِ انبیاء علیہم السلام میں ذکر کیا جاتا ہے کہ ''**حسنات لابرار سیئات المقربین**'' تو ہمیں سمجھ نہ آتا تھا، حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ نے اس کی مثال اس طرح پیش کی کہ لوگ نماز پڑھ کر جارہے ہوں اور ایک آدمی کو اس کا شیخ ڈانٹ رہا ہو کہ تم نے نوافل کیوں نہ پڑھے؟ حالانکہ نوافل ضروری نہیں ہیں، لیکن تربیت کے لئے انداز یہ اختیار کیا، اسی طرح اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کی تربیت فرماتے ہیں۔

۳۱......حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ فرماتے تھے کہ: حکماء نے لکھا ہے کہ مولی ہاضم ہے، لیکن خود ہضم نہیں ہوتی اور مولوی ومولی میں یہ ایک صفت مشترک ہے کہ مولوی پوری دنیا کو ٹھیک کردیتا ہے، لیکن خود ٹھیک نہیں ہوتا، یہ آپ مزاحاً فرماتے تھے، ہمارے اکابر فرماتے ہیں کہ: مولوی کا معنی ہے اللہ والا، مولا والا، یہاں یاءِ نسبت کی ہے، اصل مولوی وہی ہے جس کو تعلق مع اللہ حاصل ہو۔

علم مولا ہو جسے ہے مولوی
جیسے حضرت مولوی معنوی

۳۲.....رقم الحروف ابو حازم مدنی عفا اللہ عنہ کے درجہ سابعہ کے اختتام کے موقع پر حضرت استاذ محترم مولانا عطاء الرحمٰن شہیدؒ نے یہ نصیحت اکابر ارشاد فرمائی:

''آپؒ اس فتنہ کے دور میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں دین، مدرسہ، اساتذہ اور طلبہ سے جوڑے رکھا، ورنہ ہم کہاں پھر رہے ہوتے؟ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ نے اپنے آخری سال ختم بخاری کے موقع پر دو بنیادی باتیں ارشاد فرمائیں: ایک یہ کہ یہ خیال نہ ہو کہ ہم عالم بن گئے ہیں، بلکہ یہ خیال پیدا کریں کہ اب میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ایسا بن گیا ہوں کہ علماء والا کام کرسکتا ہوں، یہ صلاحیت اللہ نے مجھ میں رکھ دی ہے، یہ بہت بڑا منصب ہے، اللہ تعالیٰ اس کی قدردانی عطا فرمائیں۔ دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ: یا اللہ! تو نے ہم کو جو پڑھنے پڑھانے کی نعمت عطا فرمائی، اس سے محروم نہ فرما۔ یہ بات آپؒ کے حق میں تو پوری ہوئی کہ آپؒ نے اسی سال جامعہ بنوریہ سائٹ میں مشکوٰۃ شریف کا ختم کروایا، گھر تشریف لائے اور سو گئے اور اسی حالت میں انتقال ہوگیا۔

میں نے سارا سال آپ سے جو کچھ کہا ہے وہ اپنے لئے بھی ہے ''وَمَآ أُبَرِّئُ نَفْسِیْ'' البتہ جو کچھ کہا ہے وہ ''نصحته لکم وشفقته لکم'' کے تحت کہا ہے، خیر خواہی کے جذبے سے کہا ہے، اساتذہ سے محبت اور ادارہ سے تعلق ہو، یہاں اساتذہ سے ملاقات کے لئے آتے رہیں، ادارہ سے تعلق رکھیں، اس میں بہت فائدہ ہوگا، آپ جب عملی میدان میں قدم رکھیں گے تو آپ کو بہت سی باتیں معلوم ہوں گی۔

راقم الحروف ابو حازم مدنی کہتا ہے کہ آج یہی بات حضرت استاذ شہیدؒ پر صادق آتی ہے، آج ان کی جدائی سے رونا آتا ہے، ان کی باتیں یاد آتی ہیں، جانا تو سب نے ہے، مگر کچھ لے کر جائیں، تاکہ آگے کی زندگی میں مشکل نہ آئے، یہ چند بکھرے موتی تھے جو طلبہ وعلماء کی خدمت میں پیش کردیئے، اس کے علاوہ بھی آپؒ کی بہت سی یادیں اور باتیں دل ودماغ اور ذاتی ڈائری ''ایام بلندی'' میں محفوظ ہیں، اس پر اکتفاء کرتا ہوں، آپ کے ملفوظات کا دوسرا حصہ اکابر جامعہ کے ملفوظات اور تیسرا حصہ آپ کے بیان فرمودہ اشعار پر مشتمل ہے۔

حضرت استاذ شہیدؒ نے یہ مذکورہ نصیحت ختمِ بیضاوی شریف کے موقع پر بروز جمعرات ۴ رجب ۱۴۲۳ھ بمطابق ۱۲ ستمبر ۲۰۰۲ء ارشاد فرمائی۔